انگوٹھے چومنا
حضرت ابوبکر صدیق
کا طریقہ ہے
مصنف
مولانا محمد جہانگیر نقشبندی
باہتمام محمد قاسم عطاری، قادری، ہزاروی
مکتبہ غوثیہ ہول سیل

حضراتِ محترم حضرتِ سیّدنا صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ میں افضل خلیفہ بلافصل اور انبیاء کے بعد جن کا نام اور مقام ہے وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے والد جن کے بیٹے اور پوتے صحابی کا شرف حاصل کرنے والے ہیں۔آپ کے فضائل بے شمار ہیں جن کا اندازہ اور حساب کوئی نہیں کرسکتا۔

باقی صحابہ سب ہدایت کے ستارے ہیں ہم سب کا ادب واحترام کرتے ہیں اسی طرح ہم اہلسنّت اہلِ بیت کا بھی احترام کرتے ہیں۔ان سب کی محبت عین ایمان جانتے ہیں اور مانتے ہیں۔دیگر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کے عقائد و اعمال سے متعلق ہم دوسری کتاب جن کا نام صحابی کی مانیں یا وہابی کی مانیں اس میں بیان کریں گے اِن شاءَ اللہ۔سر دست ایک عمل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق کچھ عرض کریں گے۔تا کہ وہ لوگ جو دو دو ٹکے کے فتوے اور بکواس ہم اہلسنّت و جماعت کیلئے کرتے ہیں ان کی آنکھیں کھل جائیں اور ہوش کے ناخن لیں کہ انگوٹھے چومنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طریقہ ہے اور جب یہ ثابت ہے تو وہ منکر سوچیں کہ جس عمل کو وہ بدعت و ناجائز کہتے ہیں اس فتوے کی زد میں کون کون آتا ہے اس لئے منکروں کو چاہئے اعلانیہ توبہ کریں۔

حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثبوت

دیلمی نے کتاب فردوس میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت صدیق نے جب مؤذن کو سنا 'اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ' تو یہی فرمایا اور اپنے کلمے کی انگلیاں کے حصّے کو چوم لیا اور آنکھوں سے لگایا بس حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ جو شخص میرے اس پیارے دوست کی طرح کرے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

دوسرا حوالہ،تفسیر رُوح البیان میں ہے،اذان کی پہلی شہادت پر یہ کہنا مستحب ہے کہ 'صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ' اور دوسری شہادت کے وَقت یہ کہے 'قُرَّۃَ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ' پھر انگوٹھوں کے ناخن اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے 'اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَر' تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کو اپنے پیچھے پیچھے جنّت میں لے جائیں گے۔

تیسرا حوالہ،کتاب شامی ردالمختار۔چوتھا حوالہ،فتاویٰ رضویہ۔پانچواں حوالہ،کنز العباد میں ہے۔چھٹا حوالہ،بحرالرائق میں بھی ہے۔ ساتواں حوالہ،امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مقاصد حسنہ فی الاحادیث الدائرہ علی السنہ، میں بھی یہی ثبوت موجود ہے۔ آٹھواں حوالہ،جامع الرموز شرح نقایہ۔نواں حوالہ،فتاوی جمال بن عبداللہ عمر مکی۔دسواں حوالہ،تکملہ مجمع بہار انوار،ان کتابوں میں اور بھی بزرگانِ دین کے حوالے ہیں جو کو طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا۔بہر حال مقاصد حسنہ کتاب سے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔

نمبر۱۔ حضرت خضر علیہ السلام سے رِوایت ہے، جوشخص اذان میں شہادت سُن کر دونوں انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں گیں۔

نمبر۲۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، جوشخص اذان میں شہادت سنے اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے، نہ کبھی اندھا ہوگا اور نہ کبھی آنکھوں میں تکلیف ہوگا۔

اِنجیل برنباس پرانا نسخہ بھی موجود ہے اس میں ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے نورِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیکھنے کی تمنا کی تو وہ نُور انگوٹھوں کے ناخنوں میں چمکایا گیا حضرت آدم علیہ السلام نے محبت میں ان ناخنوں کو چوم لیا اور آنکھوں سے لگالیا۔

اس طرح علمائے احناف کے ساتھ علمائے شافعی بھی شامل ہیں، جن کی مشہور کتاب اعانۃ الطالبین علی حل الفاظ فتح المعین مصری میں بھی ہے اور علمائے مالکی کی مشہور کتاب کفایۃ الطالب الربانی الرسالۃ ابن ابی زید القیر وانی مصری میں بھی ایسے ہی فضائل موجود ہیں اور حنبلی علماء نے بھی اس قسم کے فضائل بیان کئے ہیں اور ہزاروں بزرگانِ دین کا تجربہ ہے کہ آنکھوں کی بیماری دُور کرنے کا بہترین عمل ہے۔ اس کے علاوہ جن محدثین نے لکھا کہ یہ ضعیف ہے مرفوع نہیں ہے بلکہ موقوف ہے اس کے باوجود اہلِ علم کے عمل سے اور اُمّت کے عمل سے اس مسئلہ کو قوّت حاصل ہے اور تمام محدثین کا اصول ہے کہ ضعیف حدیث فضائل میں عمل کرنا جائز ہے۔ اسی طرح یہ بھی فضائل میں ہے۔

اس کے علاوہ تفصیل سے کوئی صاحب ضعیف احادیث کس طریقہ سے معتبر ہے دیکھنا چاہیں تو فتاویٰ رضویہ، جدید ایڈیشن جلد پنجم میں دیکھیں۔ وہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے علمی جوہر ایسے ہیں جن کو دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوجاتی ہے۔ اس کے علاوہ شاہ ولی اللہ نے اور علامہ شامی نے اپنی اپنی کتابوں میں بے شمار چیزیں بیان کیں ہیں حالانکہ ان عملیات کا ثبوت ضعیف حدیث سے بھی ثابت نہیں مگر دُنیا عمل کرتی ہے لہٰذا اگر کوئی صاحب ہم کو کسی ضعیف حدیث سے بھی انگوٹھے چومنا منع ہے تو دکھادیں۔ ورنہ یادرکھیں کہ بغیر شرعی دلیل کے کوئی چیز مکروہ بھی ثابت نہیں ہوسکتی چہ جائیکہ اس فعل کو ناجائز وحرام کہا جائے بغیر شرعی دلیل کے۔

علاّمہ علی قاری حنفی مُحدّث کا فیصلہ

یعنی میں کہتا ہوں کہ جب اس حدیث کا رفع صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنّت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت۔ حوالہ، موضوعاتِ کبیر۔ لہٰذا محدثین کے ماننے والے ان کا فیصلہ بھی تسلیم کریں یا پھر اعلان کریں کہ ہم نہیں مانتے۔ بلا وجہ دوغلی پالیسی کیوں؟

اعتراضات کے جوابات

نمبر۱۔ انگوٹھے چومنا شِرک ہے۔

جواب۔ دُنیا کا سب سے بڑا جاہل ہے یہ شخص جو اس عمل کو شرک کہتا ہے ظلم ہے اس کو شرک کی تعریف معلوم نہیں ہے۔ اگر ایسے شخص کے پاس ایمان ہے تو وہ اس شرک کی دلیل پیش کردے ورنہ توبہ کرے خود بھی گمراہ ہے دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والا ہے اس کو چاہئے کہ وظیفہ کرے کہ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

نمبر۲۔ انگوٹھے چومنا بدعت ہے۔

جواب۔ بدعت بدعت کی رٹ لگانے والوں بدعت کی تعریف کیا ہے؟ کس محدث نے اس کو بدعت لکھا ہے حوالہ دو، یا توبہ کرو۔ اور علامہ علی قاری اور علامہ شامی نے جائز کہا ہے ان پر بدعت کا فتویٰ لگا کر دِکھاؤ۔ اگر ان پر فتویٰ نہیں تو ہم پر کیوں؟ کبھی زِندگی میں تو سچی بات مان لو ہمیشہ جھوٹ اور اِلزام لگاتے ہو شرم کرو۔

نمبر۳۔ انگوٹھے چومنا حرام ہے۔

جواب۔ بغیر شرعی دلیل کے کسی جائز کو حرام کہنا قرآن پر بہتان لگانا ہے۔ کس نے حرام لکھا ہے، ثبوت پیش کرو، ورنہ توبہ کرلو۔ کیا تم کو یہی سکھایا جاتا ہے کہ بیٹا جہاں جاؤ جھوٹ بولو اور بغیر دلیل کے حرام حرام کہے جاؤ۔ یاد رکھو آخر مرنا ہے حشر میں جواب دینا ہے۔

نمبر۴۔ یہ انگوٹھے چومنا بالکل غلط ہے۔

جواب۔ آخر اس کو غلط کہنے کی کوئی دلیل ہے یا صِرف تمہارے کہنے سے غلط ہے تم کون ہوتے ہو جائز فعل کو غلط کہنے والے ہوسکتا ہے تمہاری پیدائش غلط ہو اور آئینہ میں اپنی شکل نظر آتی ہے ہم بغیر دلیل کے غلط ماننے کیلئے تیار نہیں۔

نمبر۵۔ یہ انگوٹھے چومنا کوئی ثواب کا کام نہیں۔

جواب۔ تو پھر کوّا کھانا ثواب ہے، ہولی اور دیوالی کی پوریاں کھانا ثواب ہے، تمہارے دو مرد مولوی آپس میں نکاح کرنے کا تصوُّر کریں تو ثواب ہے اور نہیں ہے تو حضور علیہ السلام کی محبت میں ثواب نہیں، سبحان اللہ۔ چلو یہی بتادو کس محدث نے لکھا ہے ثواب نہیں ہے۔ حوالہ دو، یا جھوٹ سے توبہ کرو۔

نمبر۶۔ میں تو نہیں مانتا انگوٹھے چومنے کو کسی دلیل سے۔

جواب۔ تم سے کس نے کہا مانو، اور میں نہ مانو کا علاج نہیں ہے۔اس لئے کہ تمہارے بڑے چاند کے دو ٹکڑے ہوتا دیکھ کر نہیں مانے تو ان کی اولاد کیسے مانے گی لہٰذا گذارش یہ ہے کہ اگر تم منع کرتے ہو اور بلاوجہ دو ٹکے کے غیر شرعی جھوٹا فتویٰ لگاتے ہو وہ مت لگاؤ۔ جو نہیں چومتا اس پر کوئی فتویٰ نہیں۔

نمبر۷۔ ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے یہ فضول چیز ہے۔

جواب۔ وہ بڑے کون ہیں۔ان کا علمی مقام کیا ہے۔ان کی اسلام میں خدمات کیا ہیں۔کون جانتا ہے ان کا نام کیا ہے۔ ان کا صِرف اہلسنّت کی عربی و فارسی کتابوں کے ترجمے کرنے سے کوئی بڑا عالم نہیں بن جاتا۔ ہوسکتا ہے تمہارے بڑے فضول چیز ہوں۔ایسوں کی بات بے کار ہے۔

نمبر۸۔ اس پر تمام صحابہ نے عمل کیوں نہ کیا۔

جواب۔ پہلے تو تمام صحابہ کے نام بتادو، اور پھر یہ شرط کس نے لگائی ہے کہ ہر ہر عمل صحابہ سے ثابت ہو تو عمل ہوگا؟ کیا ایک صحابی کی رِوایت پر عمل کرنا منع ہے؟ اگر ہے تو حوالہ دو۔ارے یہ تو ان صحابی سے ثابت ہے جو تمام صحابہ میں افضل ہیں۔تم کو کوئی شرم ولحاظ نہیں ہے۔ چلو تم ایک صحابی سے منع دکھادو ہم مان لیتے ہیں۔ جب صحابی نے منع نہ کیا تو تم کون ہوتے ہو منع کرنے والے۔ یہ صِرف بہانہ بازی ہے اور کچھ نہیں۔

نمبر۹۔ انگوٹھے چومنا ہر زمانے میں مشہور کیوں نہ ہوا۔

جواب۔ اصل میں اندھوں کے لئے سورج ہی نہیں یہ تو آنکھ والوں کے لئے ہے۔تم کس زمانے اور کس صدی میں ثبوت دیکھ کر مانو گے تحریر کردو ہم ثبوت دِکھانے کے لئے تیار ہیں۔مگر تم پھر بھی نہ مانو گے۔

نمبر۱۰۔ اذان پانچ وَقت ہوتی ہے جس میں انگوٹھے چومتے ہیں پھر اس کی رِوایت صرف ایک حدیث کی کتاب میں کیوں دوسری کتابوں میں یا صحاح ستہ میں کیوں نہیں۔

جواب۔ صِرف ایک حدیث کی کتاب میں ہونا کوئی جُرم نہیں اور صحاح ستہ کی قید لگانا جہالت کی نشانی ہے۔ایسی بے شمار روایت ہیں جو صرف ایک حدیث کی کتاب میں ہے کیا تم اس کا اِنکار کر سکتے ہو؟ نہ ماننے کو ہزار بہانے ہیں۔ناچ نہ جانو آنگن ٹیڑھا۔

نمبر۱۱۔ یہ انگوٹھے چومنے کی روایت موضوع من گھڑت ہے۔

جواب۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی رِوایت کو کس نے موضوع من گھڑت لکھا ہے، حوالہ دو۔ جس جاہل کو یہ نہیں پتہ کہ حدیث صحیح نہ ہونے سے موضوع ہونا لازم نہیں آتا۔ اس کو کیا کہیں۔ مجہول راوی منقطع روایت بھی من گھڑت نہیں ہوتی۔ حوالہ محفوظ ہے منکر اور مضطرب روایت بھی موضوع نہیں ہوتی۔ جو راوی مبہم ہو وہ بھی موضوع نہیں متروک بھی موضوع نہیں۔ راوی پر کذب یقینی ہو اگر ظن غالب ہو تو وہ بھی موضوع نہیں۔ دُنیا کا کوئی مولوی اس کو من گھڑت ثابت نہیں کر سکتا ورنہ تحریری بات کرے۔

نمبر۱۲۔ اس روایت میں جھوٹا راوی ہے۔

جواب۔ اس راوی کا نام بتاؤ، حوالہ دو۔ اگر انگوٹھے چومنے کی روایت من گھڑت ہوتی تو فقہاء کرام اس کو جائز نہ فرماتے۔ ان پر بھی فتویٰ لگا کر دِکھاؤ یا کم از کم علامہ شامی کا انکار کر دو۔

نمبر۱۳۔ یہ روایت اصل دین میں کسی اصل کے تحت داخل نہیں۔

جواب۔ حیرت ہے حضور علیہ السلام کی محبت اصل دین میں داخل نہیں تو پھر دین کس چیز کا نام ہے۔ ارے ظالموں انگوٹھے چومنا حضور علیہ السلام سے محبت کا اِظہار ہے ادب ہے۔ اب کیا اس کے لئے پورا قرآن تم کو پڑھائیں واقعی تمہارے دِل میں حضور علیہ السلام کی محبت نہیں ورنہ ایسی بے دِینی کی بات نہ کرتے۔

نمبر۱٤۔ تم اس فعل کو فرض واجب سنّت کی طرح کرتے ہو۔

جواب۔ کم از کم مولوی ہو کر جھوٹ مت بولو۔ ہم نہ فرض، نہ واجب، نہ سُنّت سمجھ کر انگوٹھے چومتے ہیں بلکہ جائز سمجھ کر۔ اب تم چلو بھر پانی میں ڈوب مرو۔

نمبر۱۵۔ ہمارے علماء اس لئے منع کرتے ہیں کہ کوئی سنّت نہ سمجھ لے۔

جواب۔ جناب پہلے جائز تو سمجھ لیں اور بدگمانی کرنا مسلمانوں پر منع ہے اس طرح تو باقی تمام جائز مسائل میں پابندی عائد کر دو کہ کہیں کوئی اس کو سنّت نہ سمجھ لے۔ ہم اہلسنّت و جماعت اعلان کرتے ہیں ہم انگوٹھے چومنا جائز سمجھ کر کرتے ہیں، کرتے رہیں گے اِن شاءَ اللہ۔ علامہ جامی فرماتے ہیں میں مدینے کے کتّوں کے پاؤں کی خاک کو بھی چوم لوں اور سُرمہ بنالوں۔

نمبر۱٦۔ ایسی روایت قرآن کریم کے خلاف ہے۔

جواب۔ برائے مہربانی حوالہ دیں یا جھوٹ سے توبہ کریں۔ اگر یہ قرآن کے خلاف ہوتی تو علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس سے دلیل نہ لیتے۔ ان پر کیا فتویٰ ہے؟ صاف صاف جواب دو۔

نمبر۱۷۔ ایسی روایت سُنّتِ متواترہ کے خلاف ہے۔

جواب۔ اگر یہ سنتِ متواتر کے خلاف ہوتی تو ہم نے گیارہ سے زیادہ بزرگانِ دین کی کتابوں کے حوالے دیئے ان کو یہ بات نظر آئی جو آج کے جاہل مولوی کو نظر آ گئی۔

نمبر۱۸۔ سلف میں کسی نے اس کا حوالہ نہ دیا۔

جواب۔ جھوٹوں کے بادشاہ تم نے یہ سمجھ لیا کہ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ لگنے لگے۔ تفسیر روح البیان شامی، موضوعات کبیر مقاصدِ حسنہ، فردوس دیگر حوالے سلف کے ہیں یا کسی اور کے ہیں۔

نمبر۱۹۔ یہ جعلی اور ضعیف روایت ہے۔

جواب۔ اس کو جعلی روایت تو قیامت تک کوئی مولوی ثابت نہیں کر سکتا۔ البتہ ضعیف ہم کو تسلیم ہے کہ محدثین نے فیصلہ کر دیا کہ ضعیف حدیث عمل اور فضائل میں معتبر ہے۔ مثلاً محدثین نے صلوٰۃ التسبیح کو ضعیف قرار دیا ہے لیکن اُمّت کے عمل سے قوی ہو گئی اسی طرح انگوٹھے چومنا روایت ضعیف ہے اُمت کے عمل سے قوی ہو گئی اور اس کا ثبوت ہم نے دے دیا۔

نمبر۲۰۔ ہم تو اپنے علماء کی بات مانیں گے اور انگوٹھے نہیں چومیں گے، یہ من گھڑت ہے۔

جواب۔ اس روایت کو دُنیا کا کوئی مولوی من گھڑت ثابت نہیں کر سکتا یہ ہمارا دعویٰ ہے تم کو جاہل مولوی مُبارک اور انکے دو ٹکے کا فتویٰ مبارک اور ہم کو حدیث کے مطابق حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمل مبارک مفسرین محدّثین بزرگان دین اور علمائے حق اہلسنّت و جماعت کا عمل مبارک۔ اس کے علاوہ مخالفین کے مولوی نے کچھ اصول لکھے ہیں جن کی روشنی میں انگوٹھے چومنا بھی سنت بنتا ہے۔ ہم دکھانے کو تیار ہیں جو شخص ثبوت دیکھ کر توبہ کرے وہ تحریر کر دے۔ دوسری بات مخالفین کی کتابوں میں کئی جگہ من گھڑت فتوے ہیں اور روایت ہیں جن کو محدیث نے موضوع کہا ہے، ہم ثبوت دکھانے کو تیار ہیں تم توبہ نامہ تحریر کردو۔